منشورِ محمدی

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم ✤ باخاتم و منشور آمدہ منشور محمد ✤ تزئینت بالا تورید انجیل و تجمیل ✤ گویائی صفت و سیرت ہمہ در محمد

نمبر ۲۵ | مطبوعہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ ہجری مطابق ۹ جون ۱۸۸۵ء روز جمعہ | جلد ۱۴

اشتہاریہ ہوا اخبار عشرہ وارمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۶ روپیہ پیشگی از زر بنام مہتمم مطبع آنی چاہیں۔

گلزار اخبار

جب سے پرنس بسمارک اور انگلستان سے صفائی ہوگئی یہ روس زور والی میں جنگ نہو روسی کمیسرائٹ کے ذخیرہ عاشق آباد اور سرخس میں کثرت سے آرہی ہیں خبر آئی ہے کہ وزارت انگلستان کے استعفا نامہ کو ملکہ معظمہ نے قبول فرمایا اور انگلستان میں ہمران پارلیمنٹ کے الیکشن پر بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں اسکی کوئی دلیل نہیں کہ ایران بخلاف روس انگلستان کو پچاس ہزار فوج سے مدد دیگا روس تو صلح کی گفتگو کرتا ہے لیکن نہایت مستعدی سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہے ترکی بھی بڑی دھوم دھام سے اپنی سرحدوں کو مضبوط کرنے پر قسم کا جنگی سامان خرید رہی ہے یقین کیا گیا ہے کہ جنگ مسٹر گلاڈسٹون کی وزارت قایم ہی روس سے جنگ ہوگی مسٹر گرانڈ ڈف گورنر مدراس عنقریب اپنے عہدہ سے علیحدہ ہونے والے ہیں زار روس نے اپنی شاہی بگھیوں کو حکم کیا ہے کہ موجودہ ضرورت کے باعث دو کروڑ روبل مہیا کریں۔

اہل مزنکیہ بھی متفق ہیں کہ جنگ ہو ورنہ کسی قسم کا جنگی سامان روس کو فروخت نہیں کرینگے۔

لندن میں کمیسرائٹ دو پوہفتہ کے چھوٹنے کے سبب ٹوٹنے والا ہے۔

کہتے ہیں کہ سوا قسم سلطنت ترکی کے حوالہ کیا جاویگا۔

زلزلہ کشمیر کا بہت برا اثر لاہور و سیالکوٹ راولپنڈی وغیرہ میں بھی ہوا

مسٹر ڈل موہن گھوس اس جلسہ میں موجود تھے مسٹر نیشن شہزادہ ویلز تھے۔

انگلستان سے ہر سال ایک ارب تین کروڑ روپیہ کا تجارتی مال ہندوستان کو آتا ہے

اٹلی میں عمدہ کارگذاری پر نہیں بلکہ روپیہ پر پرنس ویلز وغیرہ کا خطاب ملتا ہے

میسونا نب ایک سو دائی معتمین ہزار جمعیت سے مغربی فرقہ کانگو پر قبضہ کیا۔

جرمن میں کہتے ہیں کہ ایک گلاب کا درخت ایک ہزار سال کا موجود ہے۔

کہتے ہیں کہ جب بنگالی سپاہیوں نے عربوں کو دیکھا تو ان کے سامنے سے بھاگنے لگے

لندن میں ہندوستان کی چاء ۴۲ لاکھ پونڈ مالی میں فروخت ہوئی

امسال افیون کی آمدنی ۱۰۲۸۲۵ ۷ روپیہ کی ہوئی۔

سردار محمد ہاشم خاں جو کوہ منصوری پر رہتے تھے مشہد بھیجے گئے۔

بقول اخبارات انگریزی فوج ستم کی حالت نہایت ابتر ایک حوض سے وہ سو آدمی بیمار یوں نے مرگئے

برودان اور بیربھوم میں قحط سے باعث خودکشیاں ہوئیں۔

کہتے ہیں کہ تبدیل وزارت کے باعث لارڈ ڈفرن کی تبدیلی نہوگی۔

انگلو انڈین اخبارات اسلئے جنگ چاہتے ہیں کہ کسی طرح گرم گرم خبروں سے خریدار بڑھیں

شہر پٹنہ کے قاضی سید رضا حسین صاحب نے اپنی جائداد جسکی سالانہ آمد ۱۹۰۰ روپیہ ہے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ہبہ کر دیا۔

امیر عبدالرحمان خان اس کمزوری اور پیرانہ سالی میں جو گورنمنٹ انگریزی نے ادا نہیں دی ہے ارادہ ہے کہ روس کے ساتھ عہدنامہ کرکے

شہادت اسلام

یہ کتاب یعنے شہادت اسلام کو جمعہ بحث تمام و کمال میری نظر سے گذری مین نے اسکے مضامین کو ابتدا سے انتہا تک خوب غور و تامل سے دیکھا جسقدر مین نے صحت کی اوس سے اسکے مولف عالیجناب افسر الواعظین حاجی حافظ ڈاکٹر مرزا منلن بیگ صاحب کی حسن لیاقت اور تاریخ دانی اور طبیب حاذق ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ حق یہہ ہے کہ مرزا صاحب موصوف نے اس کتاب کو نہایت قوی دلیلون اور اعلے درجہ کے معلومات سے تالیف کیا ہے۔ عمدہ تریں بات اس کتاب مین یہہ ہے کہ علاوہ قرآن مجید کے توریت اور انجیل اور زبور وغیرہ سے جناب پیغمبر خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت اور علماء نصاری سے اعتراضون کا رد (جو جو الزام آنحضرت پر عائد کئے ہین) بخوبی اور لاجواب ہے۔ طرز بیان اس خوبی کے ساتھہ ہے کہ مولف نے جسقدر جواب لکھے ہین (باوصف کتاب مناظرہ و مباحثہ) نہایت نرم کلامی اور فروتنی اور کسر نفسی کے ساتھہ تحریر کیا ہے تاکہ رنجش درمیان نہ آئے اس پیرایہ تحریر سے بوے نیکمردی مولف کی زیادہ تر ترشح ہوتی ہے ہمین اس موقع پر علاوہ اظہار صفات ذاتی اور اضافی کے اسقدر کہنا بس ہے کہ خداوند تعالی اس کے سعی میں اوس غیر تمند اسلام کو اجر دارین عطا فرمائے اور معترضین دین محمدی کو راہ راست پر لائے آمین ثم آمین فقط۔

بقیہ جواب نبوت محمدی کی تحقیق متعلق نور افشان نمبر ۴۴

مکاشفات یوحنا ۲۲ باب ۱۔ پھر اوس نے آب حیات کی ایک صاف ندی مجھے دکھائی جو بلور کی طرح شفاف اور خدا اور برہ کی تخت سے نکلتی ہے۔ ۲ اور اسکی سڑک کی بیچ اوس ندی کے دار پار زندگی کا درخت تھا جو بارہ قسم کے پھل لاتا اور ہر ایک مہینہ میں اپنا پھل دیتا تھا اور اس درخت کے پتے قومون کی شفا کے واسطے تھے دیکھو موسی کی کتاب میں اس ندی کو آب حیات کی ندی نہیں لکھا گیا اور یہہ بھی نہیں لکھا ہے کہ وہ ندی بلور کی طرح شفاف اور خدا اور برہ کی تخت سے نکلتی ہے غالبا یہہ اوس ندی سے جو موسی کی کتاب میں ہے جدا ہے اور درخت حیات کی پھلون کی کیفیت اور پتون کا خواص موسی نے نہیں بیان کیا تو اس عدم تشریح سے کیا مکاشفات یوحنا مجنون کی بکواس ہو گیا۔

واضح ہو کہ یہی چشمہ حیات شرابا طہورا ہے اور یہی درخت حیات (طوبی) ہے یہ جنت کا بیان ہے علاوہ اس کے توریت سے زیادہ جنت کا حال مکاشفات یوحنا میں اور بھی درج ہے اور نیز اور بہت بڑی بڑی واقعات جنکی موسی نے خبر نہیں دی اور اور نبیون نے بھی نہیں بیان فرمایا مکاشفات میں درج ہیں بباعث خوف تطویل نہیں لکھہ سکا اور تمام بائبل کا یہی حال ہے کہ ایک کتاب کی واقعات دوسرے سے نہ ملینگے اور جو اخبار کہ ایک نبی نے بیان فرمائے دوسرے نبی نے علاوہ اس کے اور اخبار بیان کئے تو گیا ایک کتاب سے دوسری کتاب رد ہو گئی اگر ایسا ہے تو تمام

بائبل اولٹ گنی خدا کا علم دیتی ہی گیا فقط بائبل میں اسکی
علم و معلومات کی سب باتیں درج ہیں۔
قولہ کیونکہ ناپاک اور زانی اور بدکاروں کا وہاں
کیا کام وہ پاک اور مقدس جگہ ہے وہ لوگ وہاں
جائینگے جنکے واسطے وہ ہے یعنے مقدس لوگ جو حکموں پر
عمل کرتے ہیں اور سوائے اپنے حق کے دوسرے کی
حق پر لالچ کی نظر بھی نہیں کرتے اور زناکار وہاں کیونکر
داخل ہوگا۔
اقول بدکار جنت میں اگر بقول تمھارے داخل نہیں
ہو سکتے تو ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ جس کے سر پر
تمام جہاں کی بدکاری و زنا وغیرہ کا بار رکھا ہوا
ہے وہ کیونکر اس مقدس جگہ میں داخل ہوگا اور جسنے
اپنے صلبی فرزند کی دل بند محبوبہ سے برسر راہ زنا
کیا وہ کیونکر اس مقدس جگہ میں سکونت کریگا اور جنھوں
نے راہ چلتے مال غیر عین سبت سے روزہ کھانے میں جرأت
کی اور لالچ میں اگر کھا ہی لیا وہ کیونکر اس مقدس
مکان میں داخل ہونگے وقس علیٰ ہذا ذرا تم ہی
انصاف کرو۔
ای جہان کی گنہ گارو بدکارو تم پیغمبر عرب کی پاس
چلے آؤ کہ وہ تم کو تمھارے گناہوں کی معافی کا پیغام
دیتے ہیں کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔
بھائیو پادریوں کے دھوکھہ میں نہ آئیو کیونکہ وہ
اس وقت صاف اقرار کرتے ہیں کہ زانی و بدکاروں
کا بہشت میں کچھ کام نہیں کل کو برخلاف اس سے منادی
کرینگے کہ گناہ مسیح پر ایمان لانے سے معاف ہونگے
تم ہرگز یقین نہ لائیو۔ بھائیو اگر تم کو نجات مطلوب ہے۔ تو یہاں
آؤ توبہ کرو اور خدا و رسول پر ایمان لاؤ۔ پادریوں
سے امید نجات میں کہیں پانی کا چھینٹا نہ کھائیو کہ وہ خود
نجات نپائینگے کیونکہ وہ توبہ اور معافی گناہ کے منکر ہیں اور
اون کی اعتقاد میں کوئی گنہ گار نجات نپائیگا۔
اب مدرس صاحب اپنی فکر کریں کہ اونکا مقام گندھک
اور آگ کی جھیل ہے کیونکہ جو اوسکی حکموں پر عمل کرتا ہے
فی الواقع وہی مقدس ہے اور تم نے اول ہی حکم کو
ٹکڑے کر ڈالا۔
مدرس صاحب کہتے ہیں جو اوسکی حکموں پر عمل کرتے ہیں
مقدس ہیں پھر حدیث مصرحہ صدر پر کیوں اعتراض کیا اگر
میں تو اول ہی اوسکی حکموں پر عمل کرنے کی ہدایت کیگئی
ہے کہ من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ۔ اللہ کا اقرار یہ
ہے کہ اوس سے حکموں پر عمل کرے اگر اللہ کی ایمان و اقرار
کا یہ مطلب نہیں تو مسیح نے بکثرت فرمایا کہ مجھپر ایمان لاؤ
یہ کیونکر باعث نجات سمجھا جائیگا اوس میں تو خدا کا بھی
مذکور نہیں ہے۔
قولہ خداوند تعالیٰ نے کوہ سینا پر جب موسیٰ کو دس
تختیں عطا فرمائیں تو اونمیں بھی یہی حکم مندرج تھے کہ
زنا نہ کرو پڑوسی سے کسی چیز کا لالچ نہ کر پھر خداوند مسیح
نے بھی یہی فرمایا کہ تو زنا نکر چوری نہ کر جب نئے اور
پرانے دونوں عہد ناموں میں زنا بری اور گنھونی
چیز ہے تو اوسکا عامل کیونکر جنت میں داخل ہو سکتا ہے
اقول لمؤلفہ ای میاں منصور فرماؤ تو ہاں۔ حضرت
پولوس اب جائیں کہاں۔ جبکہ کی پولوس نے مردم کشی

پھر رسالت کسطرح ثابت ہوی جس نے صدہا قتل و خون ناحق کیا
دہ رسولوں میں بڑا کیونکر ہوا۔
کوہ سینا پر جو دس حکم حضرت موسی پر نازل ہوے تھے
اونمیں کی تکمیل آنحضرتؐ نے کی چنانچہ ماہرین قرآن وحدیث
پر یہہ بات مخفی نہیں ہے اور ایسے حکمت و دانائی سے آپ
نے اون احکام کی تعمیل کا حکم نافذ فرمایا کہ کسیکو نچز تسلیم
وتعمیل حکم سے چارہ نہ ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ تارکین احکام
مذکورہ پر جو سزائیں قایم ہوئیں اوسپر بھی پادری
لوگ اعتراض کرتے ہیں زیادہ طول دینا تو یہاں فضول
ہے البتہ فقط اسی قدر کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ جب تارکین
احکام عشرہ پر شریعت محمدی میں سخت سزائیں اور اوسپر
(یعنے سختی) تمھارے بھائیوں کے اعتراضیں ہیں تو ذرا
شرماؤ کہ گناہ کی تعلیم شریعت محمدی میں کیونکر ہوئی۔

سورۂ نساء رکوع ۲ آیت ۱۷۔ انما التوبۃ علی اللہ للذین
یعلمون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک
یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما۔ ۵-۱۸- و
لیست التوبۃ للذین یعملون السیات ج حتی اذا حضر
احدہم الموت قال انی تبت الئن ولا الذین یموتون
وہم کفار اولئک اعتدنا لہم عذابا الیما۔ ترجمہ
بیشک توبہ کا قبول کرنا (جسمیں خلاف متصور نہیں) خدا پر
ہے ان لوگوں کے لئے جو بدی کرتے ہیں اپنی جہالت و
نادانی سے قبل از اسلام و علم شناخت منہیات و منکرات
کی اور پھر رجوع لاتے ہیں اللہ کی جانب قریبی زمرگ
پس یہہ لوگ کہ توفیق الہی سے گناہوں کے بعد توبہ
کرتے ہیں خدا ان کی گناہوں کی مغفرت کریگا اور خدا

علیم و حکیم ہے اور نہیں ہے توبہ قبول ان لوگوں کی جو بامید
توبہ کرتے ہیں برے کام یہاں تک کہ مسلط ہوتی ہے ان
میں سے کسی پر موت تو کہتے ہیں کہ ہم توبہ کرتے ہیں اسوقت
اور نہیں مقبول ہے توبہ مرنے والوں کی اور وہ لوگ ہیں
کافر اون کے لئے آخرت میں عذاب بڑا ہے۔ مائدہ۔ ر

۵-۱-۳۷- والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء
بما کسبا نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ ترجمہ اور چور
مرد ہو یا عورت کاٹو ان کے داہنے ہاتھ خدا بدلہ دیتا
ہے ان کو انکی کام کا جو کرتے ہیں عذاب کرنا ہے ان کو
مثل اوس کے اون کے کام کی اور اللہ غالب اور حکمت
والا ہے۔ سورۂ نور۔ ر-۱-۱-۲- الزانیۃ والزانی
فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ ولا تاخذکم بہما رافۃ
فی دین اللہ ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ج
ولیشہد عذابہما طایفۃ من المؤمنین۔ ترجمہ زانیہ
وزانی غیر محض دونوں کو ہر ایک کی جدا جدا ایک
تازیانہ لگاؤ اور نہ مہربانی و رحم کرو ان دونوں
پر خدا کی فرماں برداری میں یعنے تازیانہ لگانے میں
رعایت نہ کرو اور شدت کو ہاتھ سے نہ دو اگر تم ایمان
لائے ہو اللہ پر اور قیامت پر اور چاہیے کہ وقت
عذاب یعنے تازیانہ لگانے کے گروہ مومنین حاضر ہو
تاکہ اون کی یعنے زانی و زانیہ کی فضیحت ہو دے
اور وہ آیندہ کو زدوکوب تازیانہ اور خوف رسوائی
سے اپنے اس کام سے باز آویں اور مومنین عبرت پکڑیں
ناظرین منصفین انصاف فرمائیں کہ کس شد و مد سے
منہیات و منکرات سے لوگوں کو ڈرایا گیا ہے اور

تاہم صادق کو کیسی امید دلائی گئی اگر یہ تعلیم حقانی
نہیں تو اور کیا ہے بہرحال ہم کو اختصار منظور ہے اس
وقت اسی قدر کہنا کافی ہے کہ مدرس صاحب بالکل
راہ حق سے منحرف ہیں اور جھوٹھوں کے استاد بنا چاہتے
ہیں۔ ناظرین منتظر رہیں کہ بعد ختم پانچوں امور نبوت
مسلمہ مدرس صاحب کی ہم بطور تکملہ پانچوں امور
مذکورہ کا بیان کرینگے جسکا وعدہ ہم اوپر سے کرتے
چلے آتے ہیں۔

قولہ شاید محمدیوں کے نزدیک بہشت گھر کا انگن ہے
جب چاہے جا بیٹھے۔

اقول جو شخص خدا و رسولؐ پر ایمان لائے اور جملہ
انبیا کو برحق سمجھے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر
میں ثابت قدم رہے اور خدا کو تشبیہ اور تغییر سے
پاک و منزہ اپنی ساری دل سے سمجھے واقعی اوس کے
لئے بہشت گھر کی انگن سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔
ایک چھوٹی سی کتاب زبان عربی کی منہاج العابدین
نام راہ بہشت کی بیان میں حضرت محمد بن الغزالی
رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اوسمیں دیکھو بہشت کی
راہ میں مومنین کو کیا کیا صعوبتیں اوٹھانی پڑتی ہیں
اور کیا کیا عوایق پیش آتی ہیں نہ یہہ کہ پانی میں غوطہ
لگانے سے مثل زعم ہنود گنگا اشنان کی طریق پر آسمانی
بادشاہت قبضہ و تصرف میں آجائے۔ تم کو لیاقت
زبان عربی نہیں ہے اس لئے آپ اصل کتاب کو نہ دیکھ
سکین گے آپ کو مناسب ہے کہ اوسکا ترجمہ اردو
جو بنام سراج السالکین یا راہ بہشت ہوا ہے دیکھو

قولہ ناظرین بلا تعصب طرفداری و بلا شائبہ انانیت و نفسانیت
ملاحظہ فرماویں کہ کیا یہہ باتیں نبوت کی دلیل ہو سکتی ہیں
اقول واہ سبحان اللہ چہ دلیر راست و نڈر ہے کہ کہف
چراغ دارد۔ آپ کذب دیانہ گوئی و لام و کاف کا اعتراف
کرکے منصفین سے انصاف بھی چاہتے ہیں کیا منصفین دنیا سے
پردہ پر نہیں رہے جو آپ کی قیل و قال و باطل خیال کو
دیکھ کر ایماندار کہینگے یا سب لوگ مثل آپ ہی کی ہیں کہ
بلا تحقیق ہاں میں ہاں ملا دیں خدا کی فضل سے اب بھی
لاکھوں منصفین و محققین سے دنیا بھری ہوی ہے۔
باقی آئندہ۔ راقم وہی غریب نالنگل ضلع ہوشیارپور کا۔

کیفیت مسیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جائے تعجب ہے کہ انجیل مقدس میں جابجا
حضرت عیسی علیہ السلام خود کو ابن آدم قرار دیتے ہیں اور
ہمارے پیارے عیسائی بھائی اپنی غلط فہمی سے ان کو خدا
اور ابن خدا کہتے ہیں حالانکہ سست گواہ چست کا معاملہ کرتے
ہیں اور رسول ہونا عیسی علیہ السلام کا اور خواص بشری
ذوعا و زاری و پیاسا وغیرہ سے صاف صاف مثل نصف النہار
کے روشن ہے چنانچہ چند مقام کتب مقدسہ سے بنظر انگاہی عیسائی
بھائیوں کے پیش کرتا ہوں امید کہ مقامات مفصلہ ذیل
کو بنظر انصاف سے دیکھیں۔

	عیسی علیہ السلام کا ابن آدم ہونا
متی - ۹ - ۶	لیکن تاکہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔
ایضاً - ۱۱ - ۱۹	ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وے کہتے ہیں کہ دیکھو ایک کھاؤ اور شرابی اور محصول لینے والوں

					اور گنہگاروں کا بارہ۔
متی	۱۶	۲۷			کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آویگا۔
ایضاً	۱۷	۹ و ۱۰			جب وے پہاڑ سے اترتے تھے یسوع نے اونھیں تاکید سے فرمایا کہ جب تک ابن آدم مردوں میں سے نہ جی اوٹھے اس رویا کا ذکر کسی سے نہ کرو۔
					پر میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا لیکن اونھوں نے اسکو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اسکے ساتھ کیا اسی طرح ابن آدم بھی ان سے دکھ اوٹھاویگا۔
ایضاً	۲۰	۲۸			چنانچہ ابن آدم بھی اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے۔
ایضاً	۲۶	۲۴ و ۲۵			ابن آدم جس طرح اس کے حق میں لکھا ہے جاتا ہے لیکن اوس شخص پر افسوس جس سے ابن آدم گرفتار کروایا جاتا اور اگر وہ شخص پیدا نہ ہوتا۔ اسکے لئے بہتر تھا۔
			یسعیاہ	۴۰	۳ و ۱۴
			متی	۴	۱۲
			ایضاً	۸	۲۴
			ایضاً	۹	۱۰
ایضاً	۲۴	۳۰			تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اوس وقت زمین کے سب گھرانے چھاتی

					پیٹینگے اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بدلیوں پر آتے دیکھینگے
		اول تمطاوس	۲	۵	کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ مسیح یسوع ہے۔ علاوہ اس کے اور بہت مقام انجیل میں ہیں بخوف طوالت کے نہیں لکھا۔
					مسیح کا بپتسما پانا
متی	۳	۱۳ و ۱۴ و ۱۵			تب یسوع جلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس آیا تاکہ اس سے بپتسما پاوے۔ پر یوحنا نے اسے منع کیا اور کہا کہ میں تجھے بپتسما پانے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا اب ہونے دے کیونکہ ہمیں مناسب ہے کہ یوں ہی سب راستبازی پوری کریں تب اوس نے ہونے دیا۔ مرقس ۱ - ۹ لوقا ۳ - ۲۱
			یسعیاہ	۴۰	۳ و ۱۴
					سے الوہیت مسیح باطل ہوتی ہے۔
					خواص بشری مسیح
			متی	۴	۱۲
			ایضاً	۸	۲۴
			ایضاً	۹	۱۰
					جب یسوع نے سنا کہ یوحنا گرفتار ہوا تب جلیل کو چلا گیا۔ متی ۱۲ - ۱۳۔ سنا اور دیکھو دریا میں ایسی بڑی آندھی آئی کہ ناؤ لہروں میں چھپ جاتی پر وہ سوتا تھا۔ مرقس ۴ - ۳۸ لوقا ۸ - ۲۳۔ سوتا اور یوں ہوا کہ جب یسوع گھر میں کھانے بیٹھا دیکھو بہت سے محصول لینے والے

			اور گنہگار۔ آکے اسکے اور اوس کے شاگردوں	
			کے ساتھ کھانے بیٹھے۔ مرقس ۲-۱۵	
			اور فاہ ۵-۲۹ کہا نا	
ایضاً	۲۱	۱۸	اور جب کو شہر میں جانے لگا اسے بھوک	
			لگی۔ مرقس ۱۱-۱۲۔ بھوک	
			حضرت مسیح کا نبی ہونا	
متی	۱۳	۵۷	انھوں نے اس سے ٹھوکر کھائے پر یسوع	
			نے انھیں کہا کہ نبی اپنی وطن اور گھر کے	
			سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہے۔ لوقا	
			۴-۲۴۔ مرقس ۶-۴۔	
ایضاً	۲۱	۱۱	تب بھیڑ نے کہا یہہ جلیل کے ناصرت کا یسوع	
			نبی ہے۔	
لوقا	۷	۱۶	اور سب ڈر گئے اور خدا کی تعریف کر کر	
			بولے کہ بڑا نبی ہم میں اوٹھا۔	
یوحنا	۴	۱۹	عورت نے اس سے کہا ای خداوند مجھے	
			معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبی ہیں۔	
ایضاً	۹	۱۷	اونھوں نے اس اندہے شخص کو پھر	
			کہا تو اس کے بق میں جسنے تیری آنکھیں	
			کھولیں کیا کہتا ہے وہ بولا کہ وہ ایک	
			نبی ہے۔	
ایضاً	۱۷	۳	اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھ کو	
			اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے	
			بھیجا ہے جانیں۔	
			حضرت مسیح صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوے	
متی	۱۰	۵ ۶	ان بارہوں کو یسوع نے فرما کے بھیجا کہ	

				غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں
				کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔
				بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کے کھوئے ہوے
				بھیڑوں کے پاس جاؤ۔
متی	۱۵	۲۴		اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے
				گھر کے کھوئے ہوے بھیڑوں کے سوا اور
				کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔۔۔ باقی آیندہ

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدا للناس

یہہ کلام فصاحت التیام جسکی فصاحت و بلاغت کو نہ صرف ہماری قوم ہی مانی ہوی ہے بلکہ مخالفین سے دو قومیں جو اول نمبر کے مہذب و دانشمند سمجھے جاتے ہیں مان گئے ہیں اور ان کے دلوں پر اسکا سکہ جما ہوا ہے۔

یہہ کلام اس خدائے بیچون و پاک کا کلام ہے جسنے ہماری قوم کو میدان ضلالت و گمراہی سے بہ ہدایت جناب فخر موجودات رسول مقبول علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نکالکر راہ مستقیم معرفت توحید دکھایا۔

اس کلام مبارک و مقدس میں اوس مبارک مہینے رمضان کا ذکر اور خوبیاں اور فضیلت کا بیان ہے جس کے ہم تمام عمر سے مشتاق ہیں اور جو ہم کو اب ایک دو روز کے بعد نہایت مسرت و انبساط سے میسر آویگا۔

یہہ مہینا مسلمانوں کو ظاہر اور باطناً مسرت افزا ہے جسم کو ایک عمدہ ریاضت و تقلیل اغذیہ سے تندرستی دینے والا روح کو یاد الٰہی و محبت جل وعلی میں ایسی خوشی و فرحت بخشنے والا کہ جس کے بیان سے قلم عاجز ہے۔

خدائے بیچون بیچگوں فرماتا ہے کہ یہہ مہینا رمضان کا ایسا

مقدس و مبارک ہے کہ اس میں نازل کیا ہے قرآن جو انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے واسطے کافی ہے۔

رمضان کے لغوی معنے سوختن یعنے جلانے کے ہیں یہ مہینا افعال مذموم و گناہوں کا جلانیوالا ہے اسی لئے اسکا نام رمضان ہوا۔ جو کہ رمض سے اخذ ہوا ہے اور اسی مہینے کے بیان میں رب العالمین فرماتا ہے۔ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

یعنے تم کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا جیسے تم سے پہلے والوں کو ہوا تھا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

یعنے ہمسے پہلے جو نبیوں کی امتیں تھیں وہ بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ہمارے نبی مکرم رسول معظم محبوب رب العالمین شفیع المذنبین باعث کونین فخر دارین ہادی سبل ختم رسل شافع امم رحمت عالم خیر الورا۔ نور خدا سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہشت شروع سال سے رمضان مبارک کے لئے مرتب ہوتے ہیں اور سنوارے جاتے ہیں اور پچھلی تاریخ رمضان مبارک کو عرش سے نیچے سے ایک پرفضا ہوا آتی ہے جس سے حوروں کے دماغ میں خوشی ہوتی ہے اور کہتے ہیں کہ ای پروردگار اپنے روزہ دار بندوں میں سے ہمیں ایک شوہر عنایت کر کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو۔

حضرت سلمان فارسی یار جاں نثار حضرت ارشاد کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شعبان کے اخیر تاریخ میں خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ای مسلمانوں بڑے بزرگ ہیبتے نے تم پر سایہ ڈالا یہ مہینا بڑی برکت اور نیکی کا ہے ایک رات مبارک اسمیں ہزار مہینے کی برابر بلکہ اس سے زیادہ بہتر اور افضل ہے اس کے روزہ تمپر فرض ہیں اوس کے راتوں میں جاگنا اور عبادت کرنا اپنے معبود حقیقی کی محبت و نزدیکی چاہنا مناسب ہے اس مہینے کی نفل عبادت کا مرتبہ دوسرے اور مہینوں سے فرض کے ہم پلہ ہے اور فرض عبادت کا مرتبہ جو خلوص و محبت خدائے لایزال میں پورا کرے ستر درجہ سے زیادہ اجر کا مستحق ہوگا۔

یہ مہینا صبر کا ہے کہ اپنے نفس کو خواہشات شیطانیہ سے بچاوے اور اس کے بدلے اور فردوس میں باغ ارم سے قصر و محل اپنی جاگیر میں لے۔

یہ مہینا اپنی قوم و مسلمان بھائیوں کے ساتھ سلوک و غمخواری کرنیکا ہے یعنے مفلس و محتاج روزہ دار بھائیوں کو کھانا کھلاوے اور روزہ افطار کرائے اللہ جل شانہ اس کے عوض میں بڑی بڑی نعمتیں عطا فرماویگا اور اوس کو اس روزہ دار کے برابر جزا و ثواب فرمائیگا یہانتک کہ صرف روزہ افطار کرانا ایک خرما یا کسی کم قدر چیز سے بھی جیسے ہمارے اکثر بھائی افطاری مسجد میں بھیجتے ہیں اور لیجاتے ہیں یہ ایک نہایت نیک کام اور باعث ثواب اجر عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا اور انعام کو اگر ہم نالائق بندے دیکھیں تو اون انعامات کی حد نہیں۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تھوڑے سے پانی سے افطار کرادے یا پینے بھر کے سیر کرادے تو اللہ جل شانہ اوسے حوض کوثر سے

ایسا سیراب فرماویگا کہ کبھی پیاس نہ لگیگی یہانتک کہ بہشت نعیم میں آرام پاوے گا۔

اس مہینے کے عشرہ اول میں روزہ داروں کے واسطے رحمت باری کا نزول ہے۔

دوسرا عشرہ عفو تقصیرات جو معافی خطا و مغفرت گنہگاراں کا ہے۔ تیسرا عشرہ جو رحمت کا مخزن ہے اور اسی میں وہ رات بھی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں اس حصہ میں بخشش مغفرت کی لوٹ ہے دوزخ سے نام سے علیحدگی اور چھٹکارا ہے۔ بروایت جناب ابوہریرہ معلوم ہوا کہ یہی مقدس مہینا ہے (اگرچہ عمل نیک مسلمانوں کے ہر وقت بڑھتری اور روس گنے ہوتے ہیں) کہ اس مہینے میں عمل نیک کا ثواب بے حد اور بے اندازہ ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ روزہ میرے واسطے ہے اور میں اوس کی عوض میں جو چاہوں دونگا اگرچہ سب عبادتیں اوسی معبود حقیقی کے لئے ہیں مگر اس کی ایک خصوصیت خاص ہے اس لئے کہ اس عبادت میں ریا اور نمایش اور دکھاوا نہیں ہے۔ اور یہہ بھی فرمایا ہے کہ صاحب صیام کو دو قسم کی خوشی ہاتھ آتی ہے ایک روزہ کی افطاری کا وقت ہے جسکی مسرت کا اندازہ نہیں ہو سکتا دوسری وہ دولت بے انتہا جو روز جزا میں اپنے پروردگار دوجہاں سے دیدار سے حاصل ہوگی۔

یہہ بھی ثابت ہوا ہے کہ روزہ ایک ڈھال ہے کہ جہنم کی آگ کو نہیں آنے دیتا۔

روزہ دار کو چاہیے کہ منہ اپنا بیجا گفتگو اور بخش سے پاک رکھے اور جہانتک ممکن ہو سکوت اختیار کرے کہ یوم ستیز میں دامن اپنا بھلائی سے مالا مال کرے۔

یہی وہ مقدس و متبرک مہینا ہے کہ اس کے آتے ہی شیاطین اور خبیث مسلمانوں کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں اور سخت قید کئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں کوئی کھلا نہیں رہتا اور بہشت بریں کے دروازہ رضوان کھول دیتا ہے گویا فردوس روزہ داروں کا منتظر ہے اور اسمیں وہ رات جسکا ذکر ابھی ہوا اور جسکی قدر مسلمانوں کے دلوں میں بھری ہوئی ہے وہ تو کیا رات ہے اس کے صدقہ و بدلہ میں تو جو کچھ تجویز ہو بہت کم ہے۔

یہہ وہ مہینا ہے کہ روز جزا میں بحضور داور دوجہاں روزہ دار کی سفارش کے لئے خود یہہ مہینا ساعی ہوگا کہ میرے خالق کہ اس روزہ دار نے میری عزت کی اور مین نے اوسکو باز رکھا جرائم اور معصیت سے اور یہہ باز رہا اپنی خواہشات اور شہوات و لذات انسانی سے ای خدا قبول کر میری سفارش وہ بہتر اور نور بھری رات کہیگی کہ مین نے نیند سے رات بھر باز رکھا اس شخص کو اور یہہ تمام رات بہ خلوص و محبت دلی مصروف رہا تیری عبادت و یاد میں یا اللہ تو مغفرت کر اس مسلمان کی۔ اللہ اس روزہ دار کی مغفرت فرماویگا۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے التجا کرتے ہیں کہ اس مبارک بزرگ مہینے کی (جسکی عزت و منزلت ہر شخص جانتا ہے بڑی قدر و خوشی سے انجام دہی میں کوشش کریں اور روزہ کو اور اس رات کو اپنا کریں کہ موافق حدیث مقدس کے وہ ساعی اور سفارشی بنیں۔ ابن-ل-ا-م

اسلام کے ظاہری اثر

اسلام انسان پر دو قسم کے اثر ڈالتا ہے ایک ظاہری ایک باطنی مگر اس مختصر مضمون میں مجھ کو صرف ظاہری اثر بیان کرنا منظور ہے اسلام جیسا ہمارے دینی کاموں میں ہمارا رہنما ہے ویسا ہی ہمارے دنیوی کاموں میں ہمارا امیر ہے اسلام میں دونوں قسم کے عبادتیں ہیں ظاہری اور باطنی ظاہر عبادت نماز روزہ وغیرہ ہے جسکی پابندی عام و خاص کو نہایت ضروری ہے کیونکہ اسکی پیروی کئے بغیر انسان کے اخلاق درست نہیں رہ سکتے گو دلی عبادت کا درجہ جو حقیقتاً باطنی عبادت ہے بہت بڑا ہے مگر جیسی باطنی عبادت ضروری ہے ویسی ہی ظاہری عبادت بھی اسکی مثال صرف ایسی ہی ہے جیسے اخروٹ یا بادام کا مغز ایک بہت خوبصورت اور مضبوط چھلکے سے محفوظ کر دیا گیا ہے گویا وہ چھلکا اس مغز کے لئے ایک قدرتی بچاؤ ہے اور اس چھلکا کا ہونا ایک ضروری بات ہے ایسی ہی باطنی عبادت کے محفوظ کرنے کو ظاہری عبادت کا ہونا ایک ضروری امر ہے برخلاف اس کے بہت سے مذہب ایسے بھی ہیں جن میں بعضوں میں صرف ظاہری اعمال پر زور دیا گیا ہے اور بعض ایسے جن میں صرف باطنی پر اسلام کا ایک بہت بڑا ظاہری اثر یہ ہے کہ انسانیت کے لحاظ سے اسنے تمام آدمیوں کو ایک کر دیا ہے اگر کوئی ادنیٰ درجہ کا آدمی اسلام میں داخل ہو تو انسانیت کے لحاظ سے اسکو وہ سب حقوق حاصل ہیں جو بڑے سے بڑے امیر یا شریف مسلمان کو کوئی شخص دولت مند ہونے کے وجہ سے کسی کم بضاعت آدمی پر فوقیت نہیں رکھتا جو ایک قسم کی آزادی جو امیر شخص کو حاصل ہے۔ غریب [illegible] محروم نہیں ہے یہ اسلام کا ہی ایک ظاہری اثر ہے [illegible] نے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کو آزادی کا جامہ پہنا دیا خلفاء راشدین کی تاریخ میں لکھا ہے کہ اگر خلیفہ کسی آدمی کو کوئی جرم میں بغیر کسی معین کے ماخوذ کرتے تھے تو وہ مجرم عذر پیش کر کے بری ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت مدینہ کا گشت کر رہے تھے اتفاقاً ایک ایسے مکان کے قریب ان کا گذر ہوا جہاں سے گانے کی آواز آ رہی تھی وہ اس مکان کے اندر دیوار کی راہ سے داخل ہو گئے وہاں ایک عورت کو دیکھا کہ شراب سامنے رکھی ہے اور گا رہی ہے حضرت عمر نے اسکو پکڑ لیا اس عورت نے کہا کہ اگر میرا ایک جرم ہے تو تم نے تین جرم کئے ہیں۔ اول خدا نے فرمایا لاتجسسوا تم تجسس کرتے نہ پھرو مگر تم نے تجسس کیا دوسری خدا نے فرمایا لیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا کہ دیوار پیچھے سے کسی مکان میں گھسنا اچھا نہیں ہے اور تم دروازہ بند پا کر پشت مکان سے داخل ہوئے۔ تیسری خدا فرماتا ہے لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم۔ کہ اپنے گھر کے سوا دوسرے کے گھر میں نہ جاؤ۔ اور تم بغیر اجازت میرے چلے آئے یہ عذر سنکر حضرت عمر نے اسکو چھوڑ دیا اس بیان سے ظاہر ہے کہ آزادی کا درجہ کہاں تک پہونچا تھا اور قوموں کو بھی آزادی کا سبق اسلام ہی نے پڑھایا

بقول مولانا حالی ؎

برائی میں جو آج فایق ہیں سب سے
بتائیں کہ برائی میں ہیں وہ کب سے

شراب سود وجوا غلامی وغیرہ اسلام نے جب کسی پر لگے
اپنے پیروؤں سے چھڑوا دئے شراب جو سخت مضر اور
سوائے ظاہری نقصانات کے طبیبوں کی شہادت
سے ثابت ہوئی ہے کہ جسم کو بہت نقصان پہونچاتی
ہے اسلام نے ایسی خوبی سے ترک کرائی ہے کہ قریب
قریب مسلمان ملکوں میں بالکل نہیں پی جاتی اور
اگر کہیں کہیں ہے بھی تو وہ اور ملکوں کے
مقابلہ میں بالکل ناقابل لحاظ ہے اسی طرح سود کا روا
سوائے مسلمانوں کے قوم کے اور قوموں میں بہت
کثرت سے ہے مسلمان اسکو ایسا ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ
شراب کو۔ اسلام کا قانون کہ سود کا لینا اور دینا
ناجائز اس اصول پر ہے کہ اپنے بھائی بندوں کو اسی
طرح روپیہ دینے سے ان کے ساتھ بے رحمی اور
سنگدلی کرنی پڑتی ہے اور ہمدردی جو انسانیت
کا ایک بڑا رکن ہے سود کا روپیہ چلانے سے فوت
جاتا ہے اگر بھائی کو روپیہ کی ضرورت ہے تو اس
سے سود لینا گویا ہمدردی کا بیچنا ہے ایسے ہی جوا
جسمیں سوائے وقت ضایع کرنے کے اور کچھ فائدہ
نہیں قانون اسلام میں سخت منع کیا گیا ہے رقم ایک
ہے کبھی وہ ایک کے پاس کبھی دوسرے کے پاس اس
سے کوئی نتیجہ جو انسان کے کام آمد ہو نہیں نکلتا غلامی
کے موقوف کرانے میں اگرچہ اور قوموں نے بھی کوشش
کیں مگر اسلام نے اسکو ایک بڑے عمدہ پیرایہ میں روکا
جس وقت تمام دنیا میں غلامی کا بازار گرم تھا اور تمام
قوموں کے دامن اس گناہ میں آلودہ تھے اسلام ہی نے
کے موقوف کرانے میں ایک کرشمہ کر دکھایا یعنے لوگوں کو
علانیہ منع نہیں کیا بلکہ مذہبی قانون سے غلاموں کے
حقوق آزادوں کے برابر برابر کر دئے اور سکا نتیجہ یہ
ہوا کہ غلامی خود بخود موقوف ہو گئی۔
یہ صرف قانون اسلام کی خوبی سمجھنی چاہئے ہندوستان
میں آرین قوموں نے اگر تمام غیر قوموں کو آرین کے
اپنا غلام بنا لیا تھا اور تمام یورپ میں بھی یہی بیماری
پھیلی ہوئی تھی مگر اسکا علاج ایک طبیب حاذق (اسلام)
نے پانچویں صدی میں اگر بڑی خوبی اور توجہ سے کیا
پارلیمنٹری یعنے گورنمنٹ کا طرز اسلام نے سب سے پہلے یورپ
بلکہ ساری دنیا کو سکھایا۔ گورنمنٹ اسلام میں امام
اور خلیفہ ہمیشہ رعیت کے مرضی سے مقرر ہوتے تھے
کسی قسم کی رعایت رشتہ داری یا قرابت کی نہیں کی جاتی
تھی جو جس قابل ہوتا تھا اسکو اسی قسم کے عہدے ملتے
تھے خلیفہ خود مختار نہ تھا جو ریونیو ملک سے حاصل ہوتا
تھا سب بیت المال میں جمع رہتا تھا خلیفہ کو صرف سو
یا روزینہ ملتا تھا جس سے وہ اپنی بسر اوقات کر سکے
اور اس طرز حکومت کا کمال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
وقت میں ہوا ہے سوائے اسکے کہ عمدہ طرز کی گورنمنٹ
نے جاری کی اسلام نے صرف گورنمنٹ ہی کو ایک ایسی
اچھی چیز سمجھا ہے کہ اوس نے تمام مسلمانوں کو اسبات پر
مجبور کر دیا ہے کہ ان کو ہر ایک گورنمنٹ کی اطاعت
لازم ہے اگرچہ گورنر یا بادشاہ کوئی حبشی غلام کیوں
نہ ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عادل ہو حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے گورنمنٹ کی آمدنی کا انتظام اس طرح کیا تھا کہ

کچہریاں مقرر کیں اور سب ملازموں کی روزینہ والوں کے نام اور تنخواہ لکھنے کے لئے ایک رجسٹر بنایا دوسرا کام اونھوں نے یہہ کیا تاریخ ہجری جسکا پہلے دستور نہ تھا مقرر کی اور تیسرا کام یہہ تھا کہ خزانہ مقرر کیا جسکو بیت المال کہتے ہیں پہلے یہہ دستور تھا کہ سب محکموں کا کام ایک ہی شخص کے سپرد تھا لیکن حضرت عمر نے جب اوسمیں قباحت دیکھی تو اوسکو بدلدیا اور ہر قسم کے تین عہدہ دار مقرر کئے اول امیر دوسرا قاضی تیسرا تحویلدار ان تینوں کو ایک دوسرے کے کام سے تعلق نہ تھا قواعد خراج اور محصول بھی مقرر کئے گئے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مذہب اسلام ایک منتظم اور قانونی گورنمنٹ کا موید بلکہ بانی ہے جو لوگ قوموں اور ملکوں کی تاریخ سے واقف ہیں وہ مسلمانی ملکوں کے زمانۂ حال کی خرابیوں کو دیکھکر اس مغالطہ میں پڑ جاتے ہیں کہ ان برائیوں کو اسلام کے خواص میں سے خیال کرتے ہیں ان کو یہ نہیں معلوم کہ اسلامی اثر سے پہلے ان ملکوں اور قوموں کی کیا حالت تھی کیسی جہالت اور تاریکی ان ملکوں میں چھائی ہوی تھی اگر ان کے قدیم تاریخ سے واقف ہوں تو معلوم ہو جائیگا کہ برائیاں ان کے قومی فعائل کا بقیہ ہے۔ ش۔ ا۔

بنگلور

یہاں ہمیشہ واعظین اسلام کا وعظ ہوا کرتا ہے اور کوئی مہینا ایسا نہیں گذرتا جسمیں اس وعظ و نصیحت سے بدولت اقوام غیر اپنے مذاہب باطلہ سے تائب ہو کر دین اسلام سے مشرف نہوتے ہوں سبحان اللہ یہہ تو وہی دین اور وہی اسلام ہے کہ جسکی اصلی سچوئی اور خوبی اور پاکیزگی کے باعث دنیا کے بڑے بڑے فیلسوف اور عقلا اسکے

اسلام پر سر رکھدئے اور جان و دل سے اسکے قربان ہوا اور صادق سے اسپر ایمان لا دولت ایمان و اسلام سے مالا مال ہوگئے اور ہوتے جاتے ہیں اور تا قیامت ہوتے رہینگے۔ بخلاف اسکے پادری صاحب اپنے دین کی ترویج کے لئے طرحکے تدابیر سوچ رہے ہیں اور ہزارہا روپیوں کے صرف سے مشنیں قایم کرتے جاتے ہیں۔ تو بجز فرضی کثیر کے اور کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مگر یہہ دین اسلام ہی کی خوبی ہے کہ بغیر کسی طرح کی کارروائی کے گروہ کے گروہ مسلمان ہوتے جاتے ہیں تھوڑا عرصہ ہوا کہ دس مرہٹہ ایکہی وقت جنکی فہرست درج ذیل ہے اسلام سے مشرف ہوئے یہہ لوگ اپنے ماتھونکی کھاتے ہیں اور نہایت فراغت حال میں نہ پادریونکی طرح ان کو روٹی کی آس لگائی گئی اور نہ وہ بل تنخواہ ہونکی امید دلائی گئی محض اسلام کی خوبی سے واقف ہوکر خدا کے لئے مسلمان ہوئے ہیں جسکی صداقت نیچے معلوم ہوگی یہہ عورت کے دلمیں جسوقت نور اسلام چمکا تو چونکہ اسکا شوہر اسکے خلاف رای تھا نہایت بے چین ہو رہی تھی کہ کسی طرح جلد مسلمان ہو جاؤں۔ غرضکہ یکبیک اپنے شوہر کو چھوڑ مسلمان ہوگئی اور بعد مسلمان ہونے کے ایک خط جسکی متضمن بہ دعوۃ الی الاسلام اپنے شوہر کو لکھی جسکا مضمون یہہ تھا کہ "ای میرے شوہر فلاں تجھکو معلوم ہے کہ میں ایکعرصہ سے اسلام کی خوبیوں سے واقف ہوئے تجھ کو بھی اپنے ساتھ ہونے کے لئے کہتی تھی افسوس کہ تو اس دولت غیر مترقبہ سے محروم رہا کہ ایکدن

اسلامی نام			اسلامی نام			
عبدالملک	انا	۲۲	مرہٹہ	عبدالوہاب	شواجی	۳۵ مرہٹہ
کلثوم		۱۷	"	عبدالوہاب	یلیا	۲۵ "
عبداللہ	عیامی	۵۰	"	پارسابی	کتی بائی	۲۰ "
کلثوم	کاسی بائی	۳۵	"	حسینہ	یلوبائی	۲۲ "
عبدالکریم	یلیا	۲۵	"	عبدالغفور	شامی	۲۳ ہندو
مغفورہ	یلوبائی	۱۵	"	عبداللہ	تمیاچی	۳۰ بنیہ
عبدالعزیز	پاپا	۲۰	"			

مطبع بحر الاسلام بنگلور میں محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔